الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> **Saad Mehmood**
Address :> **Islamabad Pakistan**
Subject :> **AQAID**
Writer :> محمد راشد

Serial No :> **7934**
Fatwa No :>
Date :> **3/18/2010**
Email :>

Assalam-u-alikum
I have a friend who celebrates 12 rabi-ul-awwal. i asked him why you celebrate this particular day, instead you should follow the sunnah of the Prophet. He said that we are hanfi. in Fiqah Hanfi and near imam hanifa if there is no hadith which forbids you to celebtrate 12the rabi-ul-awwal then you can celebrate this day. he also said that in any daily life matter if you can't find any hadith which prohibits some thing than you can do that thing. only you stop when you find any hadith which stops you from doing some thing. i want to know that is this true?

السلام علیکم

میرا ایک دوست ہے جو بارہ ربیع الاول کا دن مناتا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ یہ خاص دن کیوں مناتے ہیں اسکے بجائے آپ سنت کی پیروی کریں تو وہ کہتا ہے کہ میں حنفی ہوں اور فقہ حنفی میں کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جس میں بارہ ربیع الاول منانے کی ممانعت ہو۔ لہذا یہ دن مناسکتے ہیں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ اگر کوئی کسی کام کو کسی بھی دن کر رہا ہے اور اسکی ممانعت پر کوئی حدیث نہیں پائی جاتی تو آپ وہ کام کر سکتے ہیں یہاں تک کہ آپکو کوئی حدیث اسکے نہ کرنے پر مل جائے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ صحیح ہے یا غلط۔

الجواب حامداً ومصلیاً

اولاً تو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت مبارکہ کی تاریخ میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات نے 2، بعض نے 8 ربیع الاول، بعض نے 9 اور بعض نے 12 ربیع الاول کا قول نقل کیا ہے اسلئے 12 بارہ ربیع الاول ہی کو یہ دن منانا قرین قیاس نہیں پھر اگر یہ کوئی کار خیر ہوتا تو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ جو امور خیر میں انتہائی حریص تھے وہ کبھی بھی اس کام میں پیچھے نہ رہتے۔ حالانکہ نبوت ملنے کے ۲۳ تئیس سال بعد تک خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم حیات رہے مگر نہ تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اس دن کو منایا نہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں کبھی منایا گیا اور نہ ہی تابعین و تبع تابعین کے دور میں کبھی منایا گیا۔ پھر ایسا کام جسے خیر القرون میں باوجود فرصت کے نہ کیا گیا ہو اسکو باعث ثواب سمجھکر کرنا بلاشبہ بدعت ہے جس پر احادیث مبارکہ میں سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں جب کہ مذکورہ فعل میں قطع نظر بدعت ہونے کے ایسے امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے جو شرعاً جائز نہیں اسلئے یہ فعل واجب الترک ہے۔

فی السنن ابن ماجۃ: عن حذیفۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبل اللہ لصاحب
بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ
ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما
تخرج الشعرۃ من العجین۔ (ص ٦) (جاری ہے)۔

وایضاً فیہ: عن عرباض بن ساریۃ رضی اللہ عنہ

یقول قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الی قولہ)

فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین

المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ، ایاکم والامور

المحدثات فان کل بدعۃ ضلالۃ۔ (ص۵)

وفی المشکوٰۃ: عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، من احدث

فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد (متفق علیہ)

وایضاً فیہ: عن جابر رضی اللہ عنہ قال، قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد: فان خیر الحدیث

کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد وشر الامور

محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ۔ رواہ مسلم (ص۲۷)

واللہ تعالیٰ اعلم

محمد راشد غفر اللہ لہ

دارالافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی

۲۱/۴/۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

[signature]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح

عبد الشکور [illegible]

دار الافتاء جامعہ بنوریہ

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۱ھ

نائب رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء ۷۹۳۳ ۲۵/۴/۱۴۳۱ [illegible]